نے جب ایک چھوٹے فقیر کو بیل گاڑی سے اُترتے ہوئے دیکھا تو وہ اُن کے ساتھ ہولیا اور اُن کو "سائی" کہہ کر خیر مقدم کیا۔ دُوسروں نے بھی فقیر کو "سائی سائی" کہنا شروع کردیا۔ اس طرح بابا کا نام "سائی بابا" پڑ گیا۔

آواز دو چاند پاٹل نے نالے کی طرف جا کر اپنی گھوڑی کو آواز دی۔ گھوڑی سرپٹ دوڑتی ہوئی اپنے مالک کے پاس آ پہنچی۔ چاند پاٹل گھوڑی کے ساتھ فقیر کے پاس پہنچا اور بابا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے آپ سے کہنے لگا "یہ فقیر کوئی معمولی آدمی نہیں بلکہ ولی کامل ہے جو خود کلمہ توحید میں جذب ہو چکا ہے۔ خُدا کا بندہ خدا کا ہی رُوپ ہو تا ہے۔ میرے خیال میں اس فقیر سے میرا وہی رشتہ ہے جس طرح سے سمندر کا لہر سے ہو تا ہے"

یہ سوچتے سوچتے فقیر نے چلم تو تیار کی لیکن دو چیزوں کی کمی تھی۔ ایک آگ اور دُوسری پانی جس میں رُومال کو بھگو کر چلم پی جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں اس ویران جگہ میں موجود نہ تھیں۔ چنانچہ فقیر نے اپنا چمٹا زمین پر دے مارا جس سے دہکتا ہوا انگارا پُھوٹ پڑا۔ انھوں نے انگارا اُٹھا کر چلم پر رکھ دیا۔ پھر انھوں نے اپنا سٹکا زمین پر دے مارا اور پانی نمودار ہو گیا۔ اس طرح فقیر نے چلم پی کر چاند کو بھی پینے کے لیے دی۔ چاند نے اب فقیر کو گھر آنے کی دعوت دی۔ بابا نے پاٹل کی دعوت منظور کرلی۔ دُوسرے دن بابا چاند پاٹل کے گھر گیا اور وہاں کچھ دِن رہا۔ چاند پاٹل دُھوپ گاؤں کا نمبردار تھا۔ اس کے سالے کے لڑکے کی شادی شرڈی گاؤں کی ایک دُوشیزہ سے ہو رہی تھی۔ چنانچہ پاٹل نے بارات لے کر شرڈی گاؤں جانے کی تیاریاں شروع کیں۔ بابا بھی بارات کے ساتھ شرڈی گئے۔ شادی ٹھیک ٹھاک ہو گئی۔ بارات دُلہن کے ساتھ لوٹ آئی لیکن بابا شرڈی میں ہی رہ گئے ہمیشہ کے لیے۔

فقیر کا نام "سائی" کیسے پڑا

جب بارات شرڈی پہنچی تو وہ بھگت مہالا سپتی کے کھیت میں ایک برگد کے پیڑ کے نیچے کچھ دیر کے لیے رُکی۔ سب بیل گاڑیوں کو کھول دیا گیا۔ لوگ بیل گاڑیوں سے اُترے۔ فقیر بھی بیل گاڑی سے اُترا۔ بھگت مہالا سپتی جو کھنڈوبا مندر کے پجاری تھے

2.2

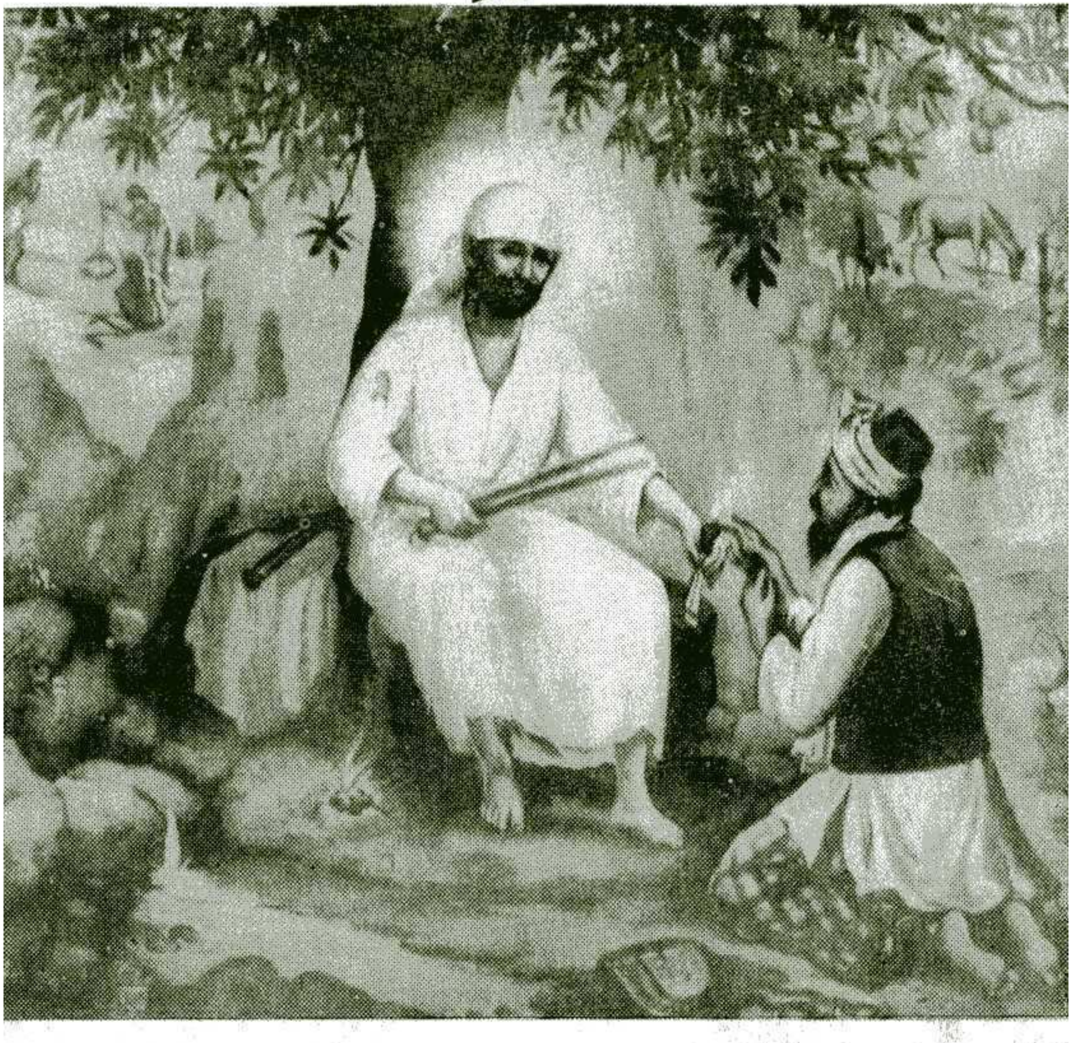

بابا کا چاند پاٹل سے ملاپ۔ آگ اور پانی کی نموداری۔

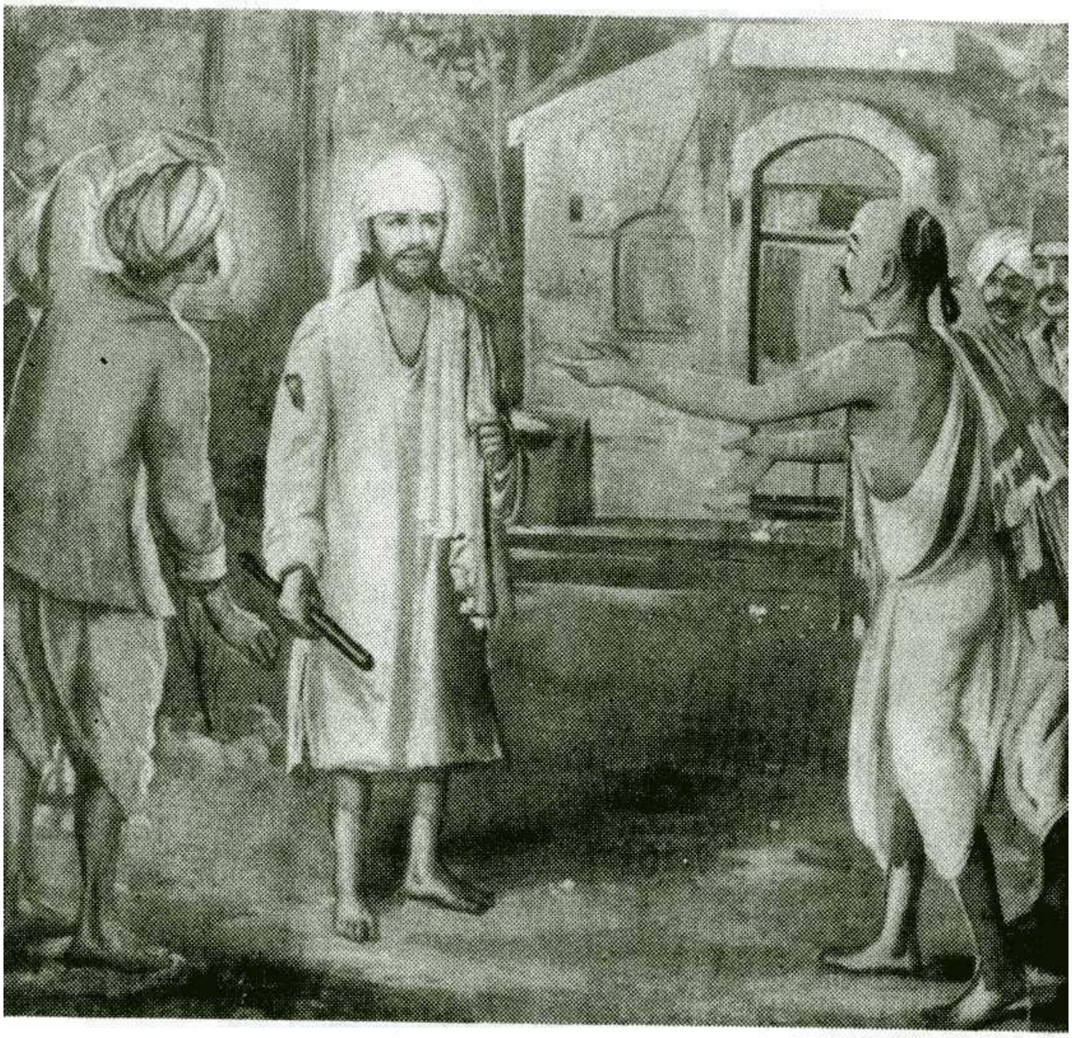

مہالا سپتی بابا کا سواگت کر رہے ہیں۔

2·1

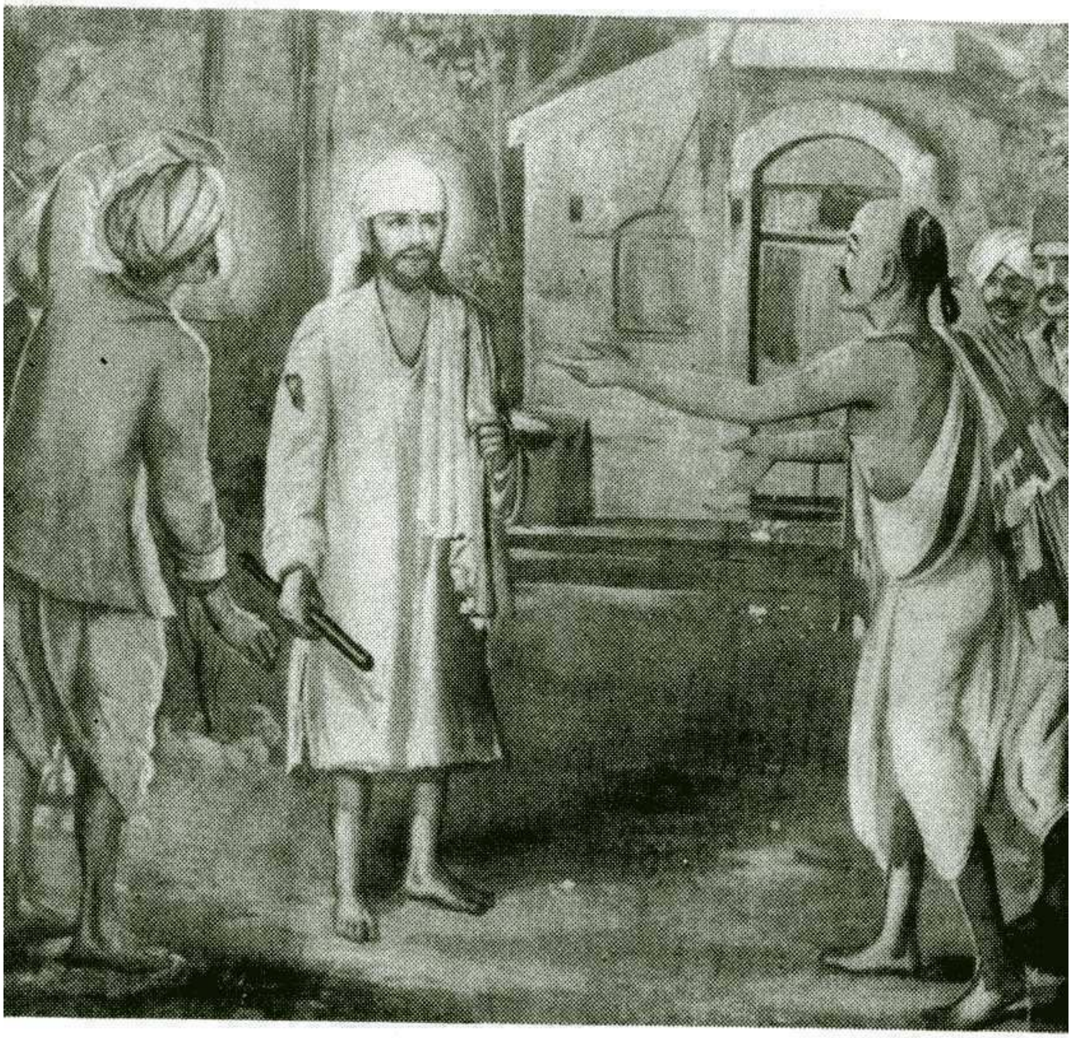

مہالا سپتی بابا کا سواگت کر رہے ہیں۔

عشقِ الٰہی کی راہ میں ایسی ترقی کی کہ اُن کے نزدیک ہری نام سمرن یایادِ الٰہی ہی سب کچھ ہو گیا۔ انھیں حیاتِ ظاہری کی مسرّتوں کی قطعاً پرواہ نہ تھی۔ وہ ایک لنگوٹی اور کفنی پہن کر بھیک کی غذا پر زندگی بسر کرتے تھے۔

سائی بابا ہمیشہ اپنے گورو (جس کو وہ خدا سمجھتے تھے) کے دھیان میں مُنہمک رہتے تھے۔ بابا کچھ عرصہ شرڈی میں قیام کرنے کے بعد چار سال تک کہیں اور جا بسے۔ پھر اُنھوں نے صحرانوردی شروع کر دی۔ لیکن بالآخر بیس سال کی عمر میں اُنھوں نے شرڈی آکر مُستقل سکونت اختیار کر لی اور یہاں وہ آخری دم تک یعنی 15/ اکتوبر 1918ء تک مقیم رہے۔

ڈسٹرکٹ اورنگ آباد میں "دھوپ" نام کا ایک گاؤں ہے۔ وہاں چاند پاٹل نامی ایک خوشحال مُسلمان رہتا تھا۔ ایک بار جب وہ اورنگ آباد کی طرف جارہا تھا تو راستے میں اُس کی گھوڑی غائب ہو گئی۔ دو مہینے تک اس کی تلاش کرتے کرتے جب وہ تھک گیا تو گھوڑی کی زین اُٹھا کر پیدل ہی اورنگ آباد کی طرف چل پڑا جو وہاں سے 14/ میل کی دُوری پر واقع تھا۔ 14/ میل چلنے کے بعد چاند پاٹل نے ایک فقیر کو چلم تیار کرتے ہوئے آم کے درخت کے نیچے بیٹھے دیکھا۔ اُس نے سر پر ٹوپی اور جسم پر کفنی پہن رکھی تھی اور بغل کے نیچے سٹکا تھا۔ بابا نے جب چاند پاٹل کو مایوسی کی حالت میں پاس سے گزرتے دیکھا تو انہوں نے کہا:-

"آؤ بھائی! چلم پیو اور تھوڑی دیر آرام کر لو" بابا کے بُلانے پر چاند پاٹل بیٹھ گیا۔

بابا نے پوچھا "یہ گھوڑے کی زین کیسی ہے؟"

چاند پاٹل نے بڑی مایوسی سے جواب دیا "کیا کہوں بابا میری ایک گھوڑی تھی وہ کہیں کھو گئی ہے اور یہ اُسی کی زین ہے"

فقیر بابا نے اُس سے کہا "ذرا اُس نالے کی طرف دیکھو اور اپنی گھوڑی کا نام لے کر

باب اول

شرڈی گاؤں اور بابا کی آمد

شرڈی ایک قصبہ ہے، جو موضع رہتا تعلقہ کوپر گاؤں ضلع احمد نگر صوبہ ممبئی میں واقع ہے۔ شرڈی گاؤں بھی اسی طرح مشہور و معروف ہے جس طرح کئی دُوسرے تیر تھ ستھان مشہور ہیں۔ سائی بابا اُس سرزمین سے وابستہ ہوئے جہاں گنے کی کاشت ہوتی ہے اس لیے وہاں چاروں طرف اور زیادہ مٹھاس پھیل گئی۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ زمین کے اس ٹکڑے کو "شیر ڈی" یعنی مٹھاس یا شیرینی کے نام سے پُکارا جاتا ہے اور تیر تھ استھان مانا جاتا ہے۔ شرڈی کے باشندے خُوش قسمت ہیں کہ اُن کی دھرتی پر سائی بابا کے قدم پڑے۔

ایک عورت جونا چوپاڈر کی ماں تھی نے نیم کے ایک درخت کے نیچے **16** سال کے ایک تندُرست و توانا لڑکے کو سردی و گرمی کی پرواہ کیے بغیر دن رات عبادت میں مشغول دیکھا۔ اسے دیکھ کر یہ عورت اور دوسرے گاؤں والے بہت حیران ہوئے۔ کسی بھی شخص کو اس لڑکے کی جائے پیدائش یا والدین کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں تھا۔ اُس کے مُتعلق لوگوں سے اور خود اُس سے مُتعدد سوال پوچھے گئے لیکن کوئی تسلّی بخش جواب نہ ملا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اس لڑکے یعنی بابا کی ابتدائی زندگی کے بارے میں کوئی بھی جانکاری نہیں ہے۔ جس طرح سنت "نام دیو" (**Namdev**) اور کبیر (**Kabir**) کے متعلق ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوئے۔ بابا کو سمادھی میں دیکھتے ہوئے لوگ اکثر سوچتے کہ یہ لڑکا کہاں سے آیا ہے۔ اس لڑکے نے